عمرہ کے فضائل اور اس کا مفصل طریقہ

سوال:

محترم مفتی صاحب! عمرہ کا شرعی حکم کیا ہے؟ عمرہ کی کیا فضیلت ہے؟ اور اس کا مفصل طریقہ آسان انداز میں بیان فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(المستفتی: محمد مزمل، مالیگاؤں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق: کعبۃ اللہ کی زیارت اتنی اہم ہے کہ وہ بھی ایک عبادت ہے اور اس سے بھی اللہ تعالیٰ کا قُرب اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔اسی زیارت کو مخصوص انداز میں کرنا عمرہ کہلاتا ہے۔

عمرہ اپنی اصل کے اعتبار سے ہر صاحبِ استطاعت یعنی جس کے پاس وہاں آنے جانے، رہنے سہنے کھانے پینے وغیرہ کے خرچ کا نظم ہو اور اس دوران اس کے اہل خانہ کی ضروریات کا بھی انتظام ہو اور اس کی صحت بھی اس سفر کی اجازت دیتی ہو تو ایسے شخص کے لئے زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، فرض یا واجب نہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا عمرہ واجب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب نہیں ہے۔ البتہ تم عمرہ کرو کیونکہ عمرہ کرنا افضل ہے۔(ترمذی)

عمرہ کے متعدد فضائل حدیث شریف میں بیان ہوئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان سرزد ہوں اور حجِ مبرور کا بدلہ تو جنت ہی

ہے۔(بخاری)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : پے در پے حج وعمرے کیا کرو، بے شک یہ دونوں (حج وعمرہ) فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے اور سونے و چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔(ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا یارسول اللہ! کیا عورتوں پر جہاد فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔(یعنی عورتوں، بوڑھوں اور کمزوروں کو حج وعمرہ کرنے سے جہاد کا ثواب ملتا ہے)۔(مسند احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔(بخاری)

عمرہ کا طریقہ یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو میقات پر، ورنہ گھر یا ایئر پورٹ میں غسل کر کے احرام کی چادریں باندھ لیں، مردوں کے لیے احرام دو بے سِلی ہوئی چادریں ہیں، ایک چادر کو تہبند کے طور پر باندھ لیا جائے اور دوسری کو اوڑھ لیا جائے، اگر تہبند والی چادر کو لنگی کی طرح سِل لیا جائے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔ عورتوں کے لیے ان کا عام لباس ہی احرام ہے۔ مرد حضرات احرام پہننے کے بعد دونوں کاندھے ڈھانپتے ہوئے دو رکعت نفل ادا کریں، اسی طرح عورتیں بھی دو رکعت نفل ادا کریں گی۔ پھر اگر میقات پر احرام باندھا ہو تو وہیں تلبیہ پڑھ کر عمرہ کی نیت کریں، اور گھر یا اپنے شہر میں غسل کر کے احرام باندھا ہو تو فی الحال نیت نہ کریں، یہاں تک کہ جب جہاز پرواز کر جائے تو میقات آنے سے پہلے عمرے کی نیت کر لیں، عمرہ کی نیت کے لیے یہ الفاظ کہے: "اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡ ھَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ "۔ترجمہ: اے اللہ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں، آپ اسے آسان فرما دیجیے اور اسے قبول فرما لیجیے۔

نیت کے لیے انہیں الفاظ کا کہنا ضروری نہیں۔ بلکہ صرف دل میں یہ ارادہ کر لیا کہ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں یا زبان سے اردو میں ہی کہہ دیا عمرہ کی نیت کرتا ہوں تو یہ کافی ہو جائے گا۔ عمرہ کی نیت کرنے کے بعد تلبیہ

پڑھیں، مرد متوسط بلند آواز کے ساتھ اور عورتیں آہستہ پڑھیں گی۔تلبیہ کے منقول الفاظ درج ذیل ہیں:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ (بخاری شریف ۱/۲۱۰)

ترجمہ: میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں آپ کا کوئی ساجھی نہیں، میں حاضر ہوں، ہر طرح کا شکر اور سب نعمتیں صرف آپ ہی کے لئے ہیں اور ساری بادشاہی آپ ہی کے اختیار میں ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ پڑھ لینے کے بعد اب احرام کی پابندیاں لاگو ہوجائیں گی۔یعنی مردوں کو خوشبو لگانے، سر ڈھانپنے اور چہرہ پر کپڑا لگانے سے بچنا ہے، اسی طرح عورتوں کو خوشبو لگانے اور چہرے پر کپڑا لگانے سے بچنا ہے، تاہم چہرہ کے پردہ کے لیے انہیں چھجہ جیسا کوئی نقاب استعمال کرنا چاہیے۔دورانِ سفر مسجد الحرام تک تلبیہ کا ورد کرتے رہیں، البتہ طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کردیں۔

بیت اللہ میں داخل ہوتے ہوئے اگر فرض نماز کی جماعت کا وقت نہ ہوتو پہلا کام طواف کا ہی کریں، اور طواف باوضو کرنا ضروری ہے۔مطاف میں داخل ہوتے ہوئے اضطباع یعنی سیدھا کاندھا ننگا کرلیں، طواف حجرِ اسود سے شروع کریں، طواف شروع کرنے سے پہلے نیت کرلیں کہ میں عمرہ کا طواف کرتا ہوں، پھر حجرِ اسود کی سیدھ میں کھڑے ہوکر جیسے نماز میں تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں اسی طرح دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر وتہلیل (بسم اللہ اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ) کہیں، پھر بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر حجرِ اسود کو بوسہ دیں، اگر حجرِ اسود کو بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو اسے ہاتھ لگا کر چوم لیں، اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صرف ہاتھ سے اشارہ کردیں، آج کل چونکہ حجر اسود پر خوشبو لگی ہوتی ہے، اس لیے احرام کی حالت میں اسے ہاتھ نہ لگائیں۔پھر کُل سات چکر کعبۃ اللہ کے لگائیں، پہلے تین چکروں میں ممکن ہو تو رمل کریں، رمل کا مطلب یہ ہے کہ اکڑ کر کاندھے ہلاتے ہوئے کچھ تیزی کے ساتھ قریب قریب قدم رکھتے ہوئے پیر کے اگلے حصہ (یعنی پنجوں) پر چلے۔رمل صرف مردوں کے لیے ہے، عورتوں کے لیے نہیں۔ ہر چکر کی کوئی خاص دعا تو نہیں، لیکن آپ چند ایک دعائیں ضرور یاد کرلیں، اور دورانِ طواف اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ تسبیح بیان کریں یعنی سبحان اللہ یا تیسرا کلمہ پڑھتے

رہیں، ہر چکر میں رکنِ یمانی کا استلام کریں یعنی صرف دائیں ہاتھ سے رکن یمانی کو چھوئیں، اور اگر چھونے کا موقع نہ ملے تو اور کچھ نہ کریں، کیونکہ رکنِ یمانی سے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر دورانِ طواف اس کے قریب سے گذرا جائے تو دائیں ہاتھ سے اس کا چُھونا مسنون ہے، البتہ حجر اسود کی طرح اسے چومنا یا دور سے اشارہ کرنا مکروہ ہے۔ رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا کی قبولیت کا اہم مقام ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں، پس جو شخص طواف کے دوران یہاں سے گذرتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے معافی اور دنیا و آخرت میں عافیت کا طلب گار ہوں، اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی سے نوازئے اور آخرت میں بھی بھلائی سے سرفراز فرمایئے، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھئے۔

تو وہ مقررہ ستر فرشتے اس دعا پر آمین کہتے ہیں۔ اس لئے طواف کے ہر چکر میں خصوصاً رکن یمانی پر پہنچ کر مذکورہ دعا (اور اس کے علاوہ جو بھی دعا یاد آجائے وہ) مانگنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ طواف کے ہر چکر میں حجر اسود پر پہنچ کر استلام کریں، ساتویں چکر کے بعد بھی استلام کریں، اس طرح طواف میں آٹھ مرتبہ استلام ہوگا۔ طواف کے دوران کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرنا اور دیکھنا مکروہ اور خلافِ ادب ہے، جس طرح نماز کے دوران نمازی کا سجدہ گاہ کی طرف دیکھنا نماز کے آداب میں ہے، اسی طرح طواف کرنے والے کا اپنے سامنے دیکھنا آدابِ طواف میں ہے۔ سات چکروں کے بعد مقامِ ابراہیم علیہ السلام کے پاس دو رکعتیں نماز واجب الطواف ادا کرلیں، نماز واجب الطواف کا مقام ابراہیم کے پاس پڑھنا ضروری نہیں ہے، لہٰذا اگر بھیڑ یا پھر کسی اور وجہ سے یہاں نماز نہ پڑھ سکیں تو کوئی حرج نہیں۔ کہیں بھی یہ نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ نماز کے بعد آبِ زم زم خوب سیر ہوکر پئیں، حدیث شریف میں آیا ہے کہ زمزم کا پانی جس مقصد سے بھی پیا جائے گا اللہ تعالیٰ وہ مقصد پورا فرمائے گا، اس لئے جائز مرادیں ذہن میں رکھ کر خوب جی بھر کر زمزم پئیں۔ اس موقع پر درج ذیل دعا

اہتمام فرمالیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً وَاسِعاً وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔
ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے نفع بخش علم، اور کشادہ روزی اور ہر طرح کے مرض سے شفا کا طلب گار ہوں۔
(ارواء الغلیل)

اس کے بعد ممکن ہو تو ملتزم سے چمٹ کر خوب دعائیں کریں، آج کل یہاں بھی خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے، اس لیے ملتزم سے چمٹے بغیر اس کی سیدھ میں کھڑے ہو کر دعا مانگ لیں۔ پھر حجر اسود کا استلام کر کے سعی کرنے کے لیے صفا کا رُخ کریں اور صفا کے قریب پہنچ کر یہ کہیں:

"أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهٖ. إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ۔ (یعنی میں بھی اپنی سعی اسی مقام سے شروع کرتا ہوں جسے اللہ نے اپنے ارشاد (ان الصفا والمروۃ) میں اول رکھا ہے، (یعنی صفا سے) اس کے بعد صفا پہاڑی پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگے، پھر سعی کی نیت کریں، (سعی باوضو کرنا افضل ہے) اور بیت اللہ شریف کی طرف رُخ کر کے اپنے دونوں ہاتھ دعا کی طرح کندھوں تک اٹھا کر، اللہ اکبر اور کلمہ طیبہ پڑھے اور خوب دعائیں مانگے، یہ بھی قبولیتِ دعا کا مقام ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفا پر چڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل کلمات پڑھے تھے، آپ بھی ان کو پڑھ لیں:

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ. اللهُ أَكْبَرُ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ. لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ. أَنْجَزَ وَعْدَهٗ. وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ. وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔"

دعا کے بعد مروہ کی طرف چلنا شروع کر دیں، خاموش رہیں تو بھی جائز ہے، مگر دل و زبان کو اللہ کے ذکر اور دعا میں مشغول رکھنا ہی بہتر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک مختصر دعا ہے، آپ بھی سعی کے دوران اس دعا کا کثرت سے ورد رکھیں: "رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَنْ مَّا تَعْلَمُ. إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ۔"

جب سعی کرتے ہوئے صفا و مروہ کے درمیان وادی کے اُس حصہ میں پہنچیں جہاں اُوپر چھت میں ہری لائٹیں بطور نشان لگی ہوئی ہیں، تو دوڑنے کے انداز میں چلنے کی رفتار تیز کر دیں اور جہاں تک وہ ہری لائٹیں لگی ہوئی ہیں اسی طرح دوڑنے کے انداز میں تیز رفتاری سے چلتے رہیں، ہر چکر میں ایسا ہی کریں (دوڑنا صرف مردوں

کے لیے مسنون ہے،عورتیں اس حصہ میں بھی معمولی رفتار ہی سے چلیں گی) ہری لائٹوں والا حصہ ختم ہوجانے کے بعد معمولی رفتار سے چلتے ہوئے مروہ پر پہنچ جائیں۔ مروہ پر پہنچ کر قبلہ رُو ہوکر دعا مانگیں، یہ سعی کا ایک چکر ہوگیا، پھر یہاں سے صفا پر پہنچیں گے تو دوسرا چکر ہوجائے گا،اس طرح سات چکر سعی کریں، ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ ہر دفعہ کی طرح اب بھی ہاتھ اٹھا کر دعا کرلیں۔آپ کی سعی مکمل ہوگئ۔

سعی کرنے کے بعد عورتیں ایک پور کے برابر بالوں کو کٹوالیں اور مرد حضرات کے لیے حلق کروانا افضل ہے،اور قصر یعنی ایک پور کے برابر بال کٹوانے کی بھی اجازت ہے،حلق یا قصر کے بعد احرام کھول دیں۔ الحمدللہ آپ کا عمرہ مکمل ہوا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین

عمرہ سے فراغت کے بعد آپ چونکہ مکی شخص کے حکم میں ہوں گے اور مکی شخص کا میقات عمرہ کے لیے حِل ہے، لہٰذا آپ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران دوبارہ عمرہ کرنا چاہتے ہوں تو حدودِ حرم سے باہر نکل کر حِل مثلاً تنعیم (مسجد عائشہ) اور جعرانہ سے احرام باندھیں۔ البتہ اگر میقات سے باہر جانا ہو، یا مکہ سے مدینہ منورہ جائیں اور دوبارہ مکہ مکرمہ آنا ہو تو میقات مثلاً اہلِ مدینہ کی میقات بئر علی/ ذوالحلیفہ سے احرام باندھ کر آنا ہوگا، اسی طرح طائف جا کر آنے والوں کی میقات " قرن المنازل " ہے،آج کل طائف سے مکہ مکرمہ آنے کے دو راستے ہیں، ایک راستے میں " السیل الکبیر یا السیل الصغیر " اور دوسرے راستے میں ہدا نامی علاقہ میقات کہلاتا ہے۔

فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عامر عثمانی ملی

امام وخطیب مسجد کوہ نور

رابطہ نمبر: 9270121798